السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فجر کی دو سنتیں، فرض نماز کے بعد ادا کی جا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر کوئی شخص جماعت سے پہلے سنتیں ادا نہ کر سکے تو اسے ان کی ادائیگی میں اختیار ہے کہ نماز کے بعد فوراً ادا کر لے یا سورج طلوع ہونے تک تاخیر کر لے۔ کیونکہ دونوں باتیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ تاہم سورج بلند ہونے تک تاخیر کرنا افضل ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ترمذی شریف میں حدیث موجود ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«من لم يصل ركعتي الفجر فليصلها بعد ما تطلع الشمس» ترمذی: 423 وصححہ الألبانی

جو فجر کی دو رکعت کو ادا نہ کر سکا ہو تو طلوع آفتاب کے بعد ادا کرے۔

رہا نماز کے فورا بعد ادا کرنے کا مسئلہ تو یہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔ کسی شخص نے آپ کی موجودگی میں سنتیں فجر کے بعد ادا کیں تو آپ اس پر خاموش رہے۔

«عن محمد بن إبراهيم عن جده قيس قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأقيمت الصلاة، فصليت معه الصبح، ثم انصرف النبي صلى الله عليه وسلم، فوجدني أصلي، فقال: مهلا يا قيس أصلاتان معا.. قلت يا رسول الله: إني لم أكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا إذن» رواہ ابن ماجہ وصححہ الألبانی

محمد بن ابراہیم سے مروی ہے وہ اپنے دادا قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نکلے، نماز کی اقامت کہی گئی، میں نے آپ کے ساتھ نماز صبح پڑھی، جب نبی کریم ﷺ پھرے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے کہا: رک جاؤ، اے قیس! کیا دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ میں نے دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تب ٹھیک ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1